

اقوام متحدہ کی قیام امن فوج میں بھارت کی میراث: قیادت، عزم اور قربانی

”ہماری خارجہ پالیسی کے مرکز میں امن قائم رکھنے کے لیے عزم ہے—جو مکالمے، سفارت کاری اور تعاون پر مبنی ہے۔
’واسدھیو کٹمبکم‘ کے فلسفے سے رہنمائی حاصل کرتے ہوئے، جو اس یقین پر مبنی ہے کہ پوری دنیا ایک خاندان ہے، بھارت
اقوام متحدہ کی امن مشنز کی کوششوں میں بامعنی کردار ادا کرتا رہے گا۔“

—ڈاکٹر ایس جے شنکر، وزیر برائے امور خارجہ، بھارت

تعارف



اقوام متحدہ (یو این) کا قیام 1945 میں عمل میں آیا، جس کا بنیادی مقصد بین الاقوامی امن و سلامتی کو برقرار رکھنا تھا۔ اپنے قیام سے لے کر اب تک، اقوام متحدہ کے امن مشنز ایک قیمتی ذریعہ بن چکے ہیں جو ممالک کو تنازعات سے امن کی طرف گامزن ہونے میں مدد دیتے ہیں۔ بھارت عالمی امن و سلامتی کا ایک اہم شراکت دار رہا ہے، جس کے 2,90,000 سے زائد امن دستے 50 سے زیادہ اقوام متحدہ کے مشنز میں خدمات انجام دے چکے ہیں۔ اس وقت بھی 5,000 سے زائد بھارتی امن دستے 9 فعال مشنز میں تعینات ہیں اور مشکل حالات میں بین الاقوامی امن کے فروغ کے لیے کام کر رہے ہیں۔

اقوام متحدہ کے امن اہلکاروں کو ”بلیو ہیلمٹس“ کہا جاتا ہے، جو اقوام متحدہ کے جھنڈے کے ہلکے نیلے رنگ سے منسوب ہے۔ 1947 میں، اقوام متحدہ نے یہ رنگ اس لیے منتخب کیا کیونکہ نیلا رنگ امن کی علامت سمجھا جاتا ہے، جبکہ سرخ رنگ کو اکثر جنگ سے جوڑا جاتا ہے۔ تب سے یہ ہلکا نیلا رنگ اقوام متحدہ کی پہچان بن چکا ہے۔

سال 2023 میں، بھارت کو اقوام متحدہ کا سب سے بڑا امن مشنز کا اعزاز، ”ڈگ ہیمر شوٹڈ میڈل“ ملا، جو بھارتی امن اہلکار شیشوپال سنگھ اور سنولا رام وشنوئی کے علاوہ اقوام متحدہ کے بھارتی شہری کارکن شبیر طاہر علی کو بعد از وفات دیا گیا۔ یہ اعزاز جمہوریہ کانگو میں امن کے قیام کے لیے دی گئی ان کی عظیم قربانیوں کے اعتراف میں دیا گیا تھا۔

24 سے 25 فروری 2025 تک، سینٹر آف یونائیٹڈ نیشنز پیس کیپنگ (سی یو این پی کے) نے ”گلوبل ساؤتھ کی خواتین امن اہلکاروں کی کانفرنس“ کی میزبانی مانیکشا سینٹر، نئی دہلی میں کی۔ یہ دو روزہ ایونٹ 35 ممالک کی خواتین امن اہلکاروں کو ایک جگہ لایا، جہاں انہوں نے امن مشنز میں خواتین کے بڑھتے ہوئے کردار اور ان کی شرکت کو مزید مؤثر بنانے کی حکمت عملیوں پر تبادلہ خیال کیا۔ کانفرنس نے صنفی مساوات کے لیے بھارت کے عزم اور جامع و مؤثر امن مشنز کے فروغ میں اس کی قیادت کو اجاگر کیا۔



یو این پیس کیپنگ کیا ہے؟

اقوام متحدہ کی امن مشنز عالمی امن و سلامتی کے قیام کے لیے ایک اہم ذریعہ ہے۔ یہ اقوام متحدہ کی دیگر کوششوں کے ساتھ کام کرتا ہے، جن میں تنازعات کی روک تھام، امن سازی، امن نافذ کرنا، اور امن کی تعمیر شامل ہیں۔

اس میں کیا شامل ہے

اقوام متحدہ کے امن مشن جنگ بندی اور امن معاہدوں کی حمایت کے لیے تعینات ہیں۔ تاہم، جدید امن فوج ایک کثیر جہتی کوشش میں تیار ہوئی ہے جو فوجی موجودگی سے باہر ہے۔ اس میں شامل ہے:

- سیاسی عمل کو آسان بنانا: مذاکرات اور حکمرانی کے ڈھانچے کی حمایت کرنا۔
- شہریوں کا تحفظ: تنازعات والے علاقوں میں کمزور آبادیوں کی حفاظت کو یقینی بنانا۔
- تخفیف اسلحہ، ڈیموبلائزیشن، اور ری انٹیگریشن (ڈی ڈی آر): سابق جنگجوؤں کی شہری زندگی کی منتقلی میں مدد کرنا۔
- الیکشن سپورٹ: آزادانہ اور منصفانہ انتخابات کے انعقاد اور نگرانی میں مدد کرنا۔
- انسانی حقوق اور قانون کی حکمرانی: انصاف، احتساب، اور گورننس اصلاحات کو فروغ دینا۔



امن قائم کرنے کا کردار

آج کل قیام امن اکثر امن سازی اور امن قائم رکھنے کے ساتھ جڑا ہوتا ہے، جس کے لیے تنازعات کے حل میں لچک کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگرچہ امن فوجیوں کو بنیادی طور پر امن برقرار رکھنے کے لیے تعینات کیا جاتا ہے، لیکن وہ بعض اوقات تنازعات کے حل اور ابتدائی بحالی کی کوششوں میں بھی فعال کردار ادا کرتے ہیں۔ کچھ معاملات میں، انہیں شہریوں کے تحفظ، مینڈیٹ کے نفاذ، اور ایسی صورت حال میں سیکیورٹی برقرار رکھنے کے لیے طاقت کے استعمال کی اجازت دی جاتی ہے جہاں میزبان ریاست ایسا کرنے سے قاصر ہو۔

اقوام متحدہ کے امن مشن کی تاریخ

اقوام متحدہ کی امن قائم رکھنے کی سرگرمیاں 1948 میں اس وقت شروع ہوئیں جب مشرق وسطیٰ میں جنگ بندی کی نگرانی کے لیے اقوام متحدہ کی جنگ بندی نگرانی تنظیم (یو این ٹی ایس او) کا قیام عمل میں آیا۔ ابتدائی طور پر، امن مشنز غیر مسلح ہوتے تھے اور ان کا دائرہ کار مشاہدہ اور ثالثی تک محدود تھا۔ سرد جنگ کے دوران، جغرافیائی سیاسی کشیدگی کی وجہ سے یہ مشنز محدود رہے، لیکن 1990 کی دہائی میں سرد جنگ کے خاتمے کے بعد امن قائم رکھنے کی کارروائیوں کی تعداد اور دائرہ کار میں نمایاں توسیع ہوئی۔ اقوام متحدہ نے کثیر الجہتی مشنز تعینات کرنا شروع کیے جو عسکری، سیاسی اور انسانی ہمدردی کی کوششوں کو یکجا کرتے تھے، شہری تنازعات سے نمٹنے، طرز حکمرانی کی معاونت اور انسانی حقوق کے تحفظ میں کردار ادا کرتے تھے۔



1967 میں سویز نہر پر اقوام متحدہ کی جنگ بندی نگرانی تنظیم (یو این ٹی ایس او) کے ساتھ خدمات انجام دینے والے فوجی مبصرین۔

وقت کے ساتھ، قیام امن کی سرگرمیاں ترقی کرتے ہوئے پیچیدہ فرائض جیسے کہ ریاست کی تعمیر، انتخابی معاونت، اور پرتشدد انتہا پسندی کا مقابلہ کرنے تک پہنچ گئیں۔ روانڈا اور بوسنیا میں مشن کی ناکامی جیسے چیلنجوں نے اصلاحات کو جنم دیا، جس کے نتیجے میں براہمی رپورٹ (2000) سامنے آئی، جس میں مضبوط مینڈیٹ اور بہتر وسائل پر زور دیا گیا۔ ”ذمہ داری برائے تحفظ (آر 2 پی)“ کے اصول نے مزید مداخلتوں کی تشکیل میں کردار ادا کیا، جبکہ جدید امن مشنز شہریوں کے تحفظ، صنفی شمولیت اور علاقائی شراکت داری پر زیادہ توجہ مرکوز کر رہے ہیں۔ آج، اقوام متحدہ کی قیام امن کارروائیاں روایتی کرداروں اور ابھرتے ہوئے عالمی سیکورٹی خدشات کے درمیان توازن قائم کرتے ہوئے ترقی پذیر ہیں۔

اقوام متحدہ کے امن مشن میں ہندوستان کا تعاون

بھارت کو اقوام متحدہ کی قیام امن کارروائیوں میں خدمات انجام دینے کی ایک طویل اور شاندار تاریخ حاصل ہے، جو 1953 میں کوریا میں اقوام متحدہ کے مشن میں اس کی شمولیت سے شروع ہوتی ہے۔ عدم تشدد کے لیے بھارت کی وابستگی، جو اس کے فلسفے میں شامل ہے اور مہاتما گاندھی کے ذریعے فروغ دی گئی، اقوام متحدہ کے عالمی امن کو فروغ دینے کے نظریے سے ہم آہنگ ہے۔ یہ عہد بھارت کے قدیم اصول ”واسودھیو گتھمبکم“ (پوری دنیا میرا خاندان ہے) سے ماخوذ ہے، جو انسانیت کی باہمی جڑاؤ اور پُر امن بقائے باہمی کی اہمیت پر زور دیتا ہے۔

1950 کی دہائی سے، بھارت نے دنیا بھر میں 50 سے زائد مشنز میں 2,90,000 سے زیادہ امن فوجی بھیجے ہیں، جس سے وہ اقوام متحدہ کی قیام امن کوششوں میں سب سے بڑا شراکت دار بن گیا ہے۔ آج، 5,000 سے زائد بھارتی فوجی اقوام متحدہ کے 11 میں سے 9 فعال مشنز میں خدمات انجام دے رہے ہیں، اکثر خطرناک اور دشمنانہ علاقوں میں، عالمی امن و سلامتی کو برقرار رکھنے کے لیے پُر عزم ہیں۔ اس عظیم مقصد کی راہ میں، تقریباً 180 بھارتی امن فوجیوں نے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا۔ یہ وہ بہادر ہیرو ہیں جن کی جرأت اور عزم کو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔

وہ 9 اقوام متحدہ کے امن مشنز جہاں 29 مئی 2024 تک بھارتی مسلح افواج شامل تھیں :

بندوستان کا تعاون	مقام	مشن کا نام
لاجسٹک بٹالین لاجسٹک سیکورٹی کے لیے 188 اہلکاروں کے ساتھ	گولان ہائٹس	یو این ڈس اینگیمنٹ آبزور فورس (یو این ڈی او ایف)
انفنٹری بٹالین گروپ جس میں 762 اہلکار اور 18 اسٹاف آفیسرز ہیں۔	لبنان	لبنان میں اقوام متحدہ کی عبوری فورس (یو این آئی ایف آئی ایل)
فوجی مبصرین اور معاون عملہ	مشرق وسطیٰ	اقوام متحدہ کی جنگ بندی کی نگرانی کی تنظیم (یو این ٹی ایس او)
افسران کی بطور عملہ اور فوجی مبصر کی تعیناتی۔	قبرص	قبرص میں اقوام متحدہ کی امن فوج (یو این ایف آئی سی وائی پی)
انفنٹری بٹالین، طبی یونٹس، اور معاون عملہ	جمہوریہ کانگو	ڈیموکریٹک ریپبلک آف کانگو میں اقوام متحدہ کا ادارہ استحکام مشن (ایم او این یو ایس سی او)
انفنٹری بٹالین، طبی عملہ، اور انجینئرنگ یونٹس	جنوبی سوڈان	جنوبی سوڈان میں اقوام متحدہ کا مشن (یو این ایم آئی ایس ایس)
فوجی مبصرین اور عملے کے افسران	ابے	اقوام متحدہ کی عبوری سیکورٹی فورس برائے ابے (یو این آئی ایف ایس اے)
پولیس یونٹس (ایف پی یوز) اور فوجی مبصرین کی تشکیل	وسطی افریقی جمہوریہ	وسطی افریقی جمہوریہ میں اقوام متحدہ کا کثیر جہتی مربوط استحکام مشن (ایم آئی یو ایس سی اے)

بندوستان کا تعاون	مقام	مشن کا نام
فوجی مبصرین کی تعیناتی۔	مغربی صحارا	مغربی صحارا میں ریفرنڈم کے لیے اقوام متحدہ کا مشن (ایم آئی این یو آر ایس او)



1953 میں کوریا کے راستے میں بھارت اور امریکہ کے پیرا ٹروپرز۔

بھارت گلوبل ساؤتھ (ترقی پذیر ممالک) کی اقوام کو ان کی قیام امن کی صلاحیتیں مضبوط بنانے میں مدد دینے کے لیے پُر عزم ہے۔ اقوام متحدہ کے امن قائم رکھنے کے مرکز کے ذریعے، بھارت تربیتی اور صلاحیت سازی کے پروگرام فراہم کرتا رہتا ہے، جن میں خواتین امن فوجیوں کے لیے خصوصی کورسز بھی شامل ہیں، جیسا کہ 2023 میں آسیان ممالک کے لیے منعقد کیا گیا تھا۔ قیام امن بھارت کی خارجہ پالیسی کا ایک بنیادی ستون ہے، جو مکالمے، سفارت کاری اور عالمی تعاون پر مبنی ہے۔ یہ عزم بھارت کے اس یقین کی عکاسی کرتا ہے کہ جنوبی-جنوبی تعاون نہایت اہم ہے اور ترقی پذیر دنیا میں امن و سلامتی کو فروغ دینے میں بھارت قائدانہ کردار ادا کر رہا ہے۔ بھارتی امن فوجیوں نے مختلف اور چیلنجنگ حالات میں خدمات انجام دی ہیں، اور مختلف خطوں میں امن و استحکام کے قیام میں نمایاں کردار ادا کیا ہے۔

ذیل میں وہ اہم اقوام متحدہ کے قیام امن مشنز درج ہیں جن میں بھارت نے حصہ لیا ہے:

بندوستان کا تعاون	سال	مقام	مشن کا نام
پولیس یونٹس (ایف پی یوز) اور فوجی مبصرین کی تشکیل	2014- حال	وسطی افریقی جمہوریہ	وسطی افریقی جمہوریہ میں اقوام متحدہ کا امدادی مشن (ایم آئی این یو آر ایس سی اے)
انفنٹری بٹالین، طبی عملہ، اور انجینئرنگ یونٹس	2012 تا حال	جنوبی سوڈان	جنوبی سوڈان میں اقوام متحدہ کا مشن (یو این ایم آئی ایس ایس)
انفنٹری بٹالین، طبی یونٹس، اور معاون عملہ	2010 تا حال	ڈی آر کانگو	ڈیموکریٹک ریپبلک آف کانگو میں اقوام متحدہ کا ادارہ استحکام مشن (ایم او این یو آر ایس سی او)
لاجسٹک بٹالین لاجسٹک سیکورٹی کے لیے 188 اہلکاروں کے ساتھ	2006 تا حال	گولان ہائٹس	گولان کی پہاڑیوں میں اقوام متحدہ کا مشن (یو این ڈی او ایف)
بٹالین گروپس، انجینئر کمپنی، سگنل کمپنی، ہسپتال، فوجی مبصرین (ایم آئی ایل او بیز)	2005 تا حال	سوڈان جنوبی سوڈان	سوڈان میں اقوام متحدہ کا مشن (یو این ایم آئی ایس یو این ایم آئی ایس ایس)

مشن کا نام	مقام	سال	ہندوستان کا تعاون
			اور اسٹاف آفیسرز (ایس او ایس)
ڈیموکریٹک ریپبلک آف کانگو میں اقوام متحدہ کا ادارہ مشن (ایم او این یو سی، ایم او این یو ایس سی او)	ڈی آر کانگو	2005 تا حال	انفنٹری بریگیڈ گروپ (تین ہٹالین بشمول آر ڈی بی، ہسپتال، ایم آئی ایل او بیز اور دو ایف پی یوز)
لبنان میں اقوام متحدہ کی عبوری فورس (یو این آئی ایف آئی ایل)	لبنان	1998 تا حال	انفنٹری ہٹالین گروپ جس میں 762 اہلکار اور 18 اسٹاف آفیسرز ہیں۔
لائبیریا میں اقوام متحدہ کا مشن (یو این ایم آئی ایل)	لائبیریا	2007-16	مرد اور خواتین دونوں FPUس کو تعینات کیا۔
ایتھوپیا اور اریٹیریا میں اقوام متحدہ کا مشن (یو این ایم ای ای)	ایتھوپیا- اریٹیریا	2006-08	ایک انفنٹری ہٹالین گروپ، ایک انجینئر کمپنی، اور ایک فورس ریزرو کمپنی کا تعاون کیا۔
ہیٹی میں اقوام متحدہ کا استحکام مشن (ایم آئی این یو ایس ٹی اے ایچ)	ہیٹی	2004-17	مختلف پولیس فورسز سے تشکیل شدہ پولیس یونٹس (ایف پی یوز) کا تعاون کیا۔
سیرالیون میں اقوام متحدہ کا مشن (یو این اے ایم ایس آئی ایل)	سیرالیون	1999-2001	تعینات انفنٹری ہٹالین، انجینئر کمپنیاں، اور دیگر معاون عناصر
اقوام متحدہ انگولا تصدیقی مشن (یو این اے وی ای ایم)	انگولا	1989-99	فوجی مبصرین اور عملے کے افسران فراہم کیے گئے۔
اقوام متحدہ کے امدادی مشن برائے روانڈا (یو این اے ایم آئی آر)	روانڈا	1994-96	طبی عملے اور لاجسٹک سپورٹ کا تعاون کیا۔
صومالیہ میں اقوام متحدہ کا آپریشن (یو این او ایس او ایم II)	صومالیہ	1993-94	ایک آرمی بریگیڈ گروپ اور چار بحریہ کے جنگی جہاز تعینات کیے گئے۔
کانگو میں اقوام متحدہ کا آپریشن (او این یو سی)	کانگو	1960-64	علیحدگی کا مقابلہ کرنے اور ملک کو دوبارہ ضم کرنے کے لیے دو بریگیڈ تعینات کیے۔
اقوام متحدہ کی ایمرجنسی فورس (یو این ای ایف آئی)	مشرق وسطیٰ	1956-67	ایک انفنٹری ہٹالین اور دیگر معاون عناصر میں تعاون کیا۔
ہند چین کا کنٹرول	ہند-چین (ویتنام)	1954-70	جنگ بندی کی نگرانی اور جنگی قیدیوں کی وطن واپسی

بندوستان کا تعاون	سال	مقام	مشن کا نام
کے لیے انفنٹری بٹالین اور معاون عملہ فراہم کیا		کمبوڈیا، (لاؤس)	
اقوام متحدہ کی افواج کو طبی کور فراہم کیا، غیر جانبدار اقوام کی وطن واپسی کمیشن کی سربراہی کی۔	1950-54	کوریا	کوریا میں اقوام متحدہ کا آپریشن

بھارت نے اقوام متحدہ کے اہم قیام امن مشنز میں اسٹاف افسران، مشن کے ماہرین، فوجی مبصرین، اور آزاد پولیس افسران تعینات کیے ہیں، جن میں شامل ہیں: اقوام متحدہ کا آپریشن برائے کوٹ ڈی آئیوری (یو این او سی آئی)، اقوام متحدہ کا امدادی مشن برائے افغانستان (یو این اے ایم اے)، اقوام متحدہ کی قیام امن فورس برائے قبرص (ایف آئی سی وائی پی)، اقوام متحدہ کی جنگ بندی نگرانی تنظیم (یو این ٹی ایس او)، اقوام متحدہ کا مشن برائے ریفرنڈم برائے مغربی صحارا (ایم آئی این یو آر ایس او)، اور اقوام متحدہ کی عبوری سیکورٹی فورس برائے اے (یو این آئی ایس ایف)۔ یہ تعیناتیاں عالمی امن و استحکام کے لیے بھارت کے غیر متزلزل عزم کی عکاسی کرتی ہیں۔

بھارت اقوام متحدہ، میزبان ممالک اور شراکت دار اقوام کی صلاحیتوں کو مضبوط بنانے میں قائدانہ کردار ادا کرتا رہا ہے۔ اقوام متحدہ کے اقدامات کی حمایت کے لیے پُر عزم، بھارت نے انتہائی لچکدار امن فوجی دستے، جدید تربیت، لاجسٹک معاونت، اور تکنیکی ترقی فراہم کی ہے، جبکہ قیام امن فورسز میں صنفی مساوات کو بھی فروغ دیا ہے۔ تعیناتیوں کے علاوہ، بھارت میزبان ممالک کی فعال طور پر مدد کرتا ہے، جس میں تربیت، بنیادی ڈھانچے کی ترقی، اور سول-فوجی رابطہ کاری (سی آئی ایم سی) پروگرام شامل ہیں۔ خاص طور پر، بھارتی فوج کی ویٹرنری ڈویژن نے مختلف اقوام متحدہ کے مشنز میں نمایاں اثر ڈالا ہے، جو دنیا بھر میں بھارت کی انسانی ہمدردی اور قیام امن کی کوششوں کے عزم کا مظہر ہے۔

اقوام متحدہ کے مشنز میں بھارتی دستوں کی مؤثریت اور پائیداری کو یقینی بنانے کے لیے، بھارتی فوج نے جدید ترین، دیسی ساختہ سازوسامان اور گاڑیاں تعینات کی ہیں۔ بھارت میں تیار کردہ یہ جدید نظام سخت ترین خطوں، شدید موسموں، اور پیچیدہ عملی حالات میں اپنی مضبوطی ثابت کر چکے ہیں، جو عالمی قیام امن کے لیے بھارت کے غیر متزلزل عزم کو مزید مستحکم کرتے ہیں۔

امن فوج میں خواتین

خواتین تنازعات کے حل، کمیونٹی سے روابط، اور امن قائم رکھنے میں اہم کردار ادا کرتی ہیں، کیونکہ وہ خاص طور پر خواتین اور بچوں سمیت مقامی آبادی تک بہتر رسائی حاصل کر سکتی ہیں۔ ان کی موجودگی جنسی تشدد کی روک تھام، کمیونٹیز میں اعتماد سازی، اور زیادہ جامع و پائیدار امن عمل کے فروغ میں مدد دیتی ہے۔ تاہم، ان تمام فوائد کے باوجود، امن قائم رکھنے کے مشنز میں خواتین کی شمولیت اب بھی غیر متناسب طور پر کم ہے۔

عالمی کوششوں کے باوجود، خواتین اب بھی اقوام متحدہ کے 70,000 یونیفارم والے امن دستوں میں 10 فیصد سے بھی کم ہیں۔ جن میں فوجی اہلکار، پولیس افسران اور مبصرین شامل ہیں۔ زیادہ صنفی شمولیت کی ضرورت کو تسلیم کرتے ہوئے، اقوام متحدہ نے اپنی یکساں صنفی برابری کی حکمت عملی کے تحت مہتواکانکشی اہداف مقرر کیے ہیں، جس کا مقصد 2028 تک 15 فیصد خواتین کو فوجی دستوں میں اور 25 فیصد پولیس یونٹوں میں شامل کرنا ہے۔

خواتین کی زیادہ نمائندگی کے لیے کوششوں کا آغاز 2000 میں اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی قرارداد 1325 سے ہوا، جس نے تنازعات کی روک تھام، امن مذاکرات، اور بعد از تنازعہ، بحالی میں خواتین کے اہم کردار کو باضابطہ طور پر تسلیم کیا۔

اس کے بعد خواتین، امن اور سلامتی (ڈبلیو پی ایس) سے متعلق کئی قراردادیں منظور کی گئیں۔ جن میں 1820، 1888، 1889، 2122، اور 2242 شامل ہیں۔ جنہوں نے امن کوششوں میں خواتین کی قیادت کی ضرورت پر زور دیا اور تنازعات سے متعلق جنسی تشدد کے خلاف سخت موقف اپنایا۔

2022 میں، فیلڈ مشنز میں خواتین کی تعداد 7.9 فیصد تھی - جو کہ 1993 میں صرف 1 فیصد تھی۔ اس میں 5.9 فیصد فوجی دستوں میں، 14.4 فیصد پولیس فورسز میں، اور 43 فیصد انصاف اور اصلاحی کرداروں میں شامل تھے۔ سویلین اہلکاروں میں، 30 فیصد خواتین تھیں، جن کی قیادت کے عہدوں پر بڑھتی ہوئی تعداد، مشن کے سربراہوں اور نائب سربراہوں کے درمیان صنفی مساوات کو حاصل کر رہی ہے۔

خواتین امن کیپرز کیوں اہم ہیں؟

مضبوط قیام امن: متنوع اور جامع ٹیمیں امن مشنز کو زیادہ مؤثر بناتی ہیں، جس سے شہریوں کے تحفظ اور امن سازی میں بہتری آتی ہے۔

بہتر رسائی اور اعتماد: خواتین امن فوجی مقامی کمیونٹیز، خاص طور پر خواتین کے ساتھ روابط کو مضبوط کرتی ہیں، اعتماد قائم کرتی ہیں اور شمولیت کو بڑھاتی ہیں۔

متنوع قیادت اور فیصلہ سازی: صنفی متوازن ٹیمیں وسیع تر نقطہ نظر لاتی ہیں، فیصلہ سازی کو بہتر بناتی ہیں اور اس بات کو یقینی بناتی ہیں کہ آپریشنز ان کمیونٹیز کی ضروریات کی عکاسی کریں جن کی وہ خدمت کر رہی ہیں۔

تبدیلی کے لیے رول ماڈلز: خواتین امن فوجی نئی نسلوں کے لیے تحریک بنتی ہیں، روایتی نظریات کو چیلنج کرتی ہیں، اور خواتین و لڑکیوں کو اپنے حقوق کے لیے آواز اٹھانے کے قابل بناتی ہیں۔

صنفی مساوات کو فروغ دینا: برابری اور عدم تفریق کا قیام امن میں مرکزی کردار ہے، جو اقوام متحدہ کے منشور کے بنیادی اصولوں سے ہم آہنگ ہے۔

اگرچہ پیش رفت ہوئی ہے، لیکن حقیقی صنفی توازن حاصل کرنے کے لیے دنیا بھر کے ممالک کی جانب سے مضبوط تر عزم کی ضرورت ہے۔ جیسے جیسے اقوام متحدہ تبدیلی کے لیے اپنی کوششیں جاری رکھے ہوئے ہے، قیام امن میں خواتین کی شمولیت میں اضافہ محض اعدادوشمار کا مسئلہ نہیں بلکہ یہ زیادہ مؤثر، جامع، اور پائیدار امن کے قیام کا ایک اہم ذریعہ ہے۔



اقوام متحدہ کی امن فوج میں ہندوستانی خواتین: رکاوٹوں کو توڑنا، امن قائم کرنا

بھارت اقوام متحدہ کے قیام امن میں خواتین کی شمولیت کے لیے ایک مضبوط حامی رہا ہے، کیونکہ وہ تنازعات کے حل اور امن سازی میں ان کے اہم کردار کو تسلیم کرتا ہے۔ فوج، پولیس، اور سول کرداروں میں خدمات انجام دیتے ہوئے، بھارتی خواتین امن فوجی مقامی کمیونٹیز کے ساتھ روابط قائم کر رہی ہیں، کمزور طبقات کی حفاظت کر رہی ہیں، اور مکالمے کو فروغ دے رہی ہیں۔

گلوبل ساؤتھ کے ممالک اقوام متحدہ کے قیام امن کی ریڑھ کی ہڈی ہیں، اور بھارت سب سے بڑا فوجی تعاون فراہم کرنے والا ملک ہے۔ بھارت کو فخر ہے کہ اس نے فوجی اور پولیس دونوں شعبوں میں خواتین کی تعیناتی کی ایک شاندار روایت قائم کی۔ یہ ورثہ 1960 کی دہائی میں شروع ہوا، جب بھارتی خواتین میڈیکل افسران کو کانگو بھیجا گیا جس نے قیام امن میں خواتین کی شمولیت میں بھارت کے قائدانہ کردار کی بنیاد رکھی۔

بھارت اقوام متحدہ کے قیام امن مشنز میں خواتین کو شامل کرنے میں پیش پیش رہا ہے اور دوسروں کے لیے مثال قائم کی ہے۔ 2007 میں، بھارت نے لائبریا میں پہلی بار مکمل خواتین پر مشتمل "فارمڈ پولیس یونٹ (ایف پی یو)" تعینات کی۔ اس اقدام نے نہ صرف مقامی سیکورٹی کو بہتر بنایا بلکہ لائبریا کی خواتین کو اپنے ملک کے سیکورٹی شعبوں میں زیادہ فعال کردار ادا کرنے کے لیے بھی باختیار بنایا۔ اس تاریخی اقدام نے وقت کے ساتھ سیکورٹی شعبوں میں خواتین کی شمولیت میں اضافہ کیا۔

فروری 2025 تک، بھارت اس ورثے کو جاری رکھے ہوئے ہے، اور اس کے 150 سے زائد خواتین امن فوجی چھ اہم مشنز میں خدمات انجام دے رہے ہیں، جن میں جمہوریہ کانگو، جنوبی سوڈان، لبنان، گولان ہائٹس، مغربی صحارا، اور ابے شامل ہیں۔ یہ تعیناتیاں صنفی مساوات کے لیے بھارت کے عزم اور عالمی امن و سلامتی میں خواتین کے اہم کردار کو اجاگر کرتی ہیں۔

میجر رادھیکا سین کو اقوام متحدہ کے ہیڈ کوارٹر کی طرف سے ”ملٹری جینڈر ایڈوکیٹ آف دی ایئر 2023“ کا نام دیا گیا ہے، جس میں اقوام متحدہ کی امن قائم کرنے کی کوششوں میں ہندوستانی خواتین کی نمایاں شراکت کو تسلیم کیا گیا ہے۔

بھارتی خواتین امن فوجی، اپنی شاندار خدمات کے باوجود، گہرے صنفی تعصبات، سیکیورٹی خدشات، اور لاجسٹک رکاوٹوں جیسے چیلنجز کا سامنا کرتی ہیں۔ ان رکاوٹوں پر قابو پانے کے لیے عزم، مضبوط معاون نظام، اور ایسی پالیسیوں کی ضرورت ہے جو ان کی حفاظت اور مؤثر کارکردگی کو یقینی بنائیں۔ تاہم، ان کا اثر ناقابل تردید ہے۔ روایتی نظریات کو توڑ کر اور تنازعات سے متاثرہ علاقوں میں خواتین و لڑکیوں کو باختیار بنا کر، بھارتی خواتین امن فوجی اعتماد قائم کرتی ہیں، صنفی بنیاد پر تشدد کا سدباب کرتی ہیں، اور مثبت تبدیلی کی راہ ہموار کرتی ہیں۔ ان کی موجودگی محض علامتی نہیں بلکہ انقلابی ہے—جو عالمی قیام امن کے لیے ایک زیادہ جامع اور مؤثر طریقہ کار تشکیل دے رہی ہے۔



بھارتی خواتین امن فوجی بین الاقوامی سطح پر ایک مثالی کردار ادا کر رہی ہیں، اپنی لگن اور پیشہ ورانہ مہارت سے دوسروں کو متاثر کر رہی ہیں۔ ان کی خدمات نے نہ صرف قیام امن مشنز کی مؤثریت میں اضافہ کیا بلکہ عالمی سطح پر امن عمل میں خواتین کی زیادہ شمولیت کی راہ بھی ہموار کی۔

تربیت اور صلاحیت سازی

بھارت کا سینٹر فار یونائیٹڈ نیشنز پیس کیپنگ (سی یو این پی کے)، جو بھارتی فوج نے نئی دہلی میں قائم کیا، اقوام متحدہ کے قیام امن کی تربیت کے لیے ملک کا مرکزی ادارہ ہے۔ ہر سال، یہ مرکز 12,000 سے زائد فوجیوں کو تربیت فراہم کرتا ہے، جس میں دستوں کی تربیت سے لے کر قومی اور بین الاقوامی سطح پر خصوصی کورسز شامل ہیں، جو مستقبل کے امن فوجیوں اور تربیت کاروں کے لیے ترتیب دیے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ، سی یو این پی کے دوستانہ ممالک میں موبائل ٹریننگ ٹیمیں بھیجتا ہے تاکہ اقوام متحدہ کے قیام امن کی تربیت کی صلاحیتوں کو فروغ دیا جا سکے۔

سی یو این پی کے، جو ایک ”سینٹر آف ایکسیلینس“ کے طور پر تسلیم شدہ ہے، پچھلی دو دہائیوں میں تجربات اور بہترین طریقوں کا ایک اہم مرکز بن چکا ہے۔ یہ ادارہ بین الاقوامی تعاون میں بھی کلیدی کردار ادا کرتا ہے، جہاں غیر ملکی وفود کی میزبانی، بہترین عملی طریقے شیئر کرنے، اور مشترکہ تربیتی اقدامات کرنے جیسے کام شامل ہیں۔ مثال کے طور پر، 2016 میں، سی یو این پی کے نے ”یونائیٹڈ نیشنز پیس کیپنگ کورس فار افریقن پارٹنرز (یو این پی سی اے پی-01)“ کا آغاز کیا۔ یہ امریکہ کے تعاون سے ایک تین ہفتے کا پروگرام تھا، جس کا مقصد افریقی ممالک کی قیام امن کی صلاحیتوں کو بڑھانا تھا۔

فروری 2025 میں، سی یو این پی کے نے ”گلوبل ساؤتھ کی خواتین امن فوجیوں کے بارے میں کانفرنس“ کی میزبانی کی، جو نئی دہلی کے مانیکشا سینٹر میں منعقد ہوئی۔ اس دو روزہ کانفرنس میں 35 ممالک کی خواتین امن فوجیوں نے شرکت کی، جہاں قیام امن آپریشنز میں خواتین کے بدلتے ہوئے کردار اور ان کی شرکت بڑھانے کے حکمت عملیوں پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ یہ کانفرنس صنفی مساوات کے لیے بھارت کے عزم اور جامع اور مؤثر قیام امن کے فروغ میں اس کی قیادت کو اجاگر کرتی ہے۔



”گلوبل ساؤتھ کی خواتین امن فوجیوں کے بارے میں کانفرنس“ - مائیکشا سینٹر

ان اقدامات کے ذریعے، سی یو این پی کے عالمی قیام امن کی کوششوں میں نمایاں کردار ادا کر رہا ہے۔ یہ مرکز تربیت اور صلاحیت سازی کو بہتر بنانے، بین الاقوامی تعاون کو فروغ دینے، اور قیام امن مشنز میں صنفی شمولیت کو یقینی بنانے میں اہم کردار ادا کر رہا ہے۔

نتیجہ

اقوام متحدہ کی امن قائم رکھنے کی کارروائیوں میں بھارت کے کردار کا اظہار اس کے عالمی امن، سلامتی اور کثیرالجہتی کے لیے گہرے عزم سے ہوتا ہے۔ کوریا کی جنگ میں ابتدائی شمولیت سے لے کر دنیا بھر کے تنازعات سے متاثرہ علاقوں میں اپنی حالیہ تعیناتیوں تک، بھارت نے مسلسل اقوام متحدہ کے چارٹر کے اصولوں کی پاسداری کی ہے۔ سب سے بڑے فوجی تعاون فراہم کرنے والے ممالک میں شامل ہونے کے ناطے، بھارت کی شراکت محض تعداد تک محدود نہیں بلکہ یہ اہم خدمات، قیادت اور امن قائم رکھنے میں صنفی برابری کے مضبوط عزم پر مشتمل ہے۔

اپنی خارجہ پالیسی اور ثقافتی اقدار کی بنیاد پر، بھارت کا امن قائم رکھنے کا نقطہ نظر عدم تشدد، مکالمے اور تعاون پر مبنی ہے۔ بھارتی امن دستوں نے کوریا کے میدان جنگ سے لے کر لائبیریا کے ساحلوں تک شاندار خدمات انجام دی ہیں، اپنی پیشہ ورانہ مہارت، جرات اور لگن کے ذریعے عالمی سطح پر عزت کمائی ہے۔ تاہم، امن قائم رکھنا چیلنجز سے خالی نہیں۔ بھارتی فوجی غیر مستحکم علاقوں میں خدمات انجام دیتے ہیں، جہاں وہ شہریوں کے تحفظ اور امن کے قیام کے لیے اپنی جانوں کو خطرے میں ڈالتے ہیں۔

تقریباً 180 بھارتی امن فوجیوں کی قربانیاں اس گہرے عزم کی ایک روشن مثال ہیں، جو بھارت کے اقوام متحدہ کے امن مشنز میں لازوال کردار کو اجاگر کرتی ہیں۔

تعیناتیوں سے آگے بڑھ کر، بھارت اقوام متحدہ کے مشنز کو تربیت، استعداد سازی اور تکنیکی معاونت کے ذریعے فعال طور پر مضبوط کرتا ہے۔ خواتین امن فوجیوں کی تعیناتی میں پیش پیش رہتے ہوئے، بھارت تنازعات کے حل کے لیے ایک زیادہ جامع اور مؤثر طریقہ کار کو فروغ دیتا ہے۔ تعاون کو مستحکم کرنے اور کمیونٹیز کو باختیار بنانے کے ذریعے، بھارت ایک زیادہ پرامن اور محفوظ دنیا کی راہ روشن کرتا رہتا ہے اور اپنی غیر متزلزل وابستگی کے ساتھ عالمی برادری کو متاثر کر رہا ہے۔

حوالہ جات

- [MEAS Jaishankar Speech](https://www.un.org/en/global-issues/peace-and-security)
- <https://www.un.org/en/global-issues/peace-and-security>
- <https://peacekeeping.un.org/en/what-is-peacekeeping>
- https://indembassy-amman.gov.in/pdf/25012024_India%20and%20UN%20India's%20Contribution%20to%20UNPK%20Missions.doc.pdf
- <https://peacekeeping.un.org/en/terminology>
- <https://peacekeeping.un.org/en/our-history>
- <https://www.un.org/en/exhibits/exhibit/75-years-un-peacekeeping>
- <https://gallantryawards.gov.in/assets/wars/1.pdf>
- [https://www.mea.gov.in/Speeches-Statements.htm?dtl/39099/EAMs remarks during the Inaugural session of the Conference for Women Peacekeepers from the Global South Women in Peacekeeping A Global South Perspe](https://www.mea.gov.in/Speeches-Statements.htm?dtl/39099/EAMs%20remarks%20during%20the%20Inaugural%20session%20of%20the%20Conference%20for%20Women%20Peacekeepers%20from%20the%20Global%20South%20Women%20in%20Peacekeeping%20A%20Global%20South%20Perspective)
- <https://www.mea.gov.in/photo-features.htm?842/Indias+contribution+to+UN>

- https://www.pminewyork.gov.in/pdf/menu/submenu_668040979.pdf
- https://pminewyork.gov.in/pdf/menu/submenu_1260383365.pdf
- <https://pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=2022052>
- [United Nations In India](#)
- <https://peacekeeping.un.org/en/women-peacekeeping>
- https://indembassy-amman.gov.in/pdf/25012024_India%20and%20UN%20India's%20Contribution%20to%20UNPK%20Missions.doc.pdf
- https://www.mea.gov.in/Speeches-Statements.htm?dtl/39099/EAMs_remarks_during_the_Inaugural_session_of_the_Conference_for_Women_Peacekeepers_from_the_Global_South_Women_in_Peacekeeping_A_Global_South_Perspe#:~:text=4.%E2%80%8B%20India%20has%20been,trail%20for%20others%20to%20follow
- https://www.mea.gov.in/Speeches-Statements.htm?dtl/39099/EAMs_remarks_during_the_Inaugural_session_of_the_Conference_for_Women_Peacekeepers_from_the_Global_South_Women_in_Peacekeeping_A_Global_South_Perspe#:~:text=4.%E2%80%8B%20India%20has%20been,trail%20for%20others%20to%20follow
- https://indembassy-amman.gov.in/pdf/25012024_India%20and%20UN%20India's%20Contribution%20to%20UNPK%20Missions.doc.pdf
- <https://pib.gov.in/Pressreleaseshare.aspx?PRID=1928025>
- <https://www.pib.gov.in/newsite/PrintRelease.aspx?relid=147695>
- <https://pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=2105783>
- <https://x.com/DefProdnIndia/status/1894062079566614714/photo/1>
- <https://pib.gov.in/PressReleseDetailm.aspx?PRID=2105749®=3&lang=1>

[Click here to see PDF:](#)

ش.ح. ش.ار.ول

Uno- 8009